احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۶۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | جمعرات ۳ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ، ۲۴ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۲۴ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۴۲

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے، اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے" (ملفوظات جلد اول صہ ۳)

نماز کی تلقین کرنے کیلئے امام جماعت کی آواز میں نصائح سنوائیں

ایسے انتظامات مختلف گھروں میں احباب بلوا کر کئے جائیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیموں اور جماعت احمدیہ کے جملہ عہدیداروں کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ نمازوں کی طرف متوجہ کرنے کیلئے ایسے احباب کو جو کمزور ہیں امام جماعت کی آواز میں نمازوں کے قیام کی نصیحت سنوائی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس سے تعلق ہو اس کی براہِ راست نصیحت زیادہ اثر کرتی ہے۔ اور نمایاں نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا محض بیت الذکر میں بلا کر یہ بات نہ سنوائی جائے بلکہ مختلف گھروں میں ماحول میں رہنے والوں کو گھروں میں بلائیں اور پھر ان کو امام جماعت کی آواز میں نصیحت سنوائیں۔ اگر آپ کو یہ تسلی ہو جائے کہ نماز کے بارے میں خطبات اور نصائح متعلقہ افراد نے امام جماعت کی آواز میں سن لی ہے تو آپ کا کام آسان ہو جائے گا۔ اور اللہ نے چاہا تو اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

تقویٰ کی جان عبادت ہے

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اس ضمن میں ایک اور اہم بات جو میں آپ کے سامنے یعنی مجلس شوریٰ ہی کے نہیں بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تقویٰ کی جان بھی تو کسی قالب میں ہے نا۔ اور وہ ہے کیا؟ تقویٰ کی جان عبادتوں میں ہے۔ وہ قوم جو عبادت سے خالی ہو جائے وہ تقویٰ سے خالی ہو جایا کرتی ہے۔ قرآن کریم نے نماز کے متعلق فرمایا ہے کہ (نماز فحشا منکرات اور بغاوت سے روکتی ہے) وہ تمام چیزیں جن میں ملوث ہونے کے نتیجہ میں اللہ کی رضا ہاتھ سے جاتی ہے وہ بیان فرما دیں اور فرمایا نماز ان کی حفاظت کرتی ہے۔ پس تقویٰ کی اپنی جان عبادت میں ہے اسی لئے عبادت کے اوپر میں غیر معمولی زور دینے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن لفظ "غیر معمولی" محض محاورہ ہے۔ عبادت پر غیر معمولی زور دیا ہی نہیں جا سکتا۔ ہر زور جو ہے وہ دے دیں۔ تب بھی وہ معمولی دکھائی دے گا کیونکہ عبادت میں تو سب کچھ ہے۔ اس کے سوا کچھ بھی باقی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اپنی بہت سی مجبوریاں پیش کیں اور ان مجبوریوں کے نتیجہ میں اس نے کہا۔ میں گڈریا ہوں۔ میرے کپڑے کئی دفعہ جانوروں کے پیشاب میں لت پت ہو جاتے ہیں۔ کئی دفعہ اور کئی پہلوؤں سے گندے ہو جاتے ہیں۔ مصروفیتیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ تو اتنی لمبی تقریر کے بعد پوچھا کہ کیا ان حالتوں میں مجھے نماز سے رخصت مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز نہیں تو پھر رہا کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ جب عبادت ہی نہیں تو پھر دین کیسا۔ پس عبادت تو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتی۔ عبادت کو اچھا کرنے کے لئے آپ کو اچھا بننا پڑتا ہے۔ لیکن اگر اچھا نہ بھی بن سکیں تب بھی عبادت لازم ہے وہ تو کسی حالت میں نہیں ٹلے گی۔ پس عبادتوں کو قائم کریں۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۹۳ء)

ایک پیاری دعا

ہمیں اپنی زندگیوں کے آخری سانس تک خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے خدا! ہم نے کچھ کیا یا نہیں کیا۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اگر ہم سب کچھ بھی کر دیں تب بھی ہمارے اعمال میں بہت سی کمزوریاں ہونگی اور وہ اس قابل نہیں ہونگے کہ تو انہیں قبول کرے اس لئے ہم یہ نہیں کہتے کہ تو ہمارے عمل کو قبول کر بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ تو اپنے فضل سے ہمیں قبول کر لے اور اپنے قرب اور رضا کی راہیں ہم پر کھول دے۔ تا اس دنیا میں بھی ہم اس تیری جنت کے وارث بنیں اور آنیوالی دنیا میں بھی ہم تیری جنت کے وارث بننے والے ہوں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

درخواست دعا

مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرماتے ہیں:

"ہمارے ماموں مکرم کرنل تقی الدین احمد صاحب کے بیٹے مکرم رفیع الدین احمد صاحب کو اسلام آباد میں کار کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اور وہ C.M.H راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:

میرے بھتیجے ہاشم کے بیٹے کا نام ۱۲ جون کے الفضل میں غلط چھپ گیا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے "حمزہ عادل احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ - احسان ۱۳۷۲ ہش ۲۴ - جون ۱۹۹۳ء

لیڈروں سے بات کریں

اگرچہ جمہور کا زمانہ ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ عوام الناس کا شعور بیدار ہے اور ہر شخص اپنی اپنی رائے پر قائم ہے وہ سوچتا ہے سمجھتا ہے ۔ فیصلہ کرتا ہے اور اپنے فیصلوں پر عمل کرنے کا حق رکھتا ہے ۔ لیکن ایک بات سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ انسان انفرادیت کے باوجود اجتماعیت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ۔ وہ مل جُل کر رہنا چاہتا ہے ۔ دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتا ہے اور جب کئی لوگ مل جُل کر کام کر رہے ہوں یا کاروبار زندگی چلا رہے ہوں تو انہیں ایک ایسے فرد کی ضرورت پیش آتی ہے جو ان سے کام لے سکے ۔ جو سب کو متحد رکھ سکے اور اکٹھا چلا سکے ۔ یہ ہوتا ہے ان کا لیڈر۔ عمومی طور پر لیڈر کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا ۔ اور شائد اسی کے پیش نظر اب یونین بننی شروع ہو گئی ہیں ۔ ہر کام کرنے والوں کی یونین ۔ ہر پیشے سے تعلق رکھنے والوں کی یونین ۔ اور ہر یونین کے لوگ اپنے اپنے لیڈر کی بات مانتے ہیں ۔ اپنے مشورہ سے اور اپنی رائے سے تو اسے آگاہ کرتے ہیں ۔ لیکن کام کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری اسی ایک پر ہوتی ہے ۔ اسمبلیوں میں لوگ جاتے ہیں تو وہ بھی اجتماعیت ہی کا ایک نقشہ پیش کرتے ہیں ۔ وہ بتاتے ہیں کہ ان کے لوگ کیا چاہتے ہیں ۔ ان کی ضروریات کیا ہیں اور پھر وہ ان ضروریات کو پورا کروانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

یہ ساری بات کہنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ لیڈر مانگتے ہیں ۔ اور لیڈر کی مانتے ہیں ۔ اگرچہ ضروری نہیں کہ اس کی ہر بات مانیں یا زندگی کے ہر شعبہ میں ہر بات مانیں لیکن ماننے کا رجحان موجود ہوتا ہے ۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ایک ایک فرد سے بات کرنے کی بجائے ان کے لیڈر سے بات کی جائے ۔ وہ سمجھ گیا تو اوروں کو بھی سمجھا لے گا ۔ اور بات کو آسانی سے تھوڑے وقت میں اور تھوڑی سی کوشش کے ساتھ زیادہ لوگوں تک پہنچایا جا سکے گا ۔ یہ اصول دعوت الی اللہ میں بھی کارگر ہے ۔ افراد سے بات تو کیجئے لیکن زیادہ کوشش افراد کے لیڈر سے بات کرنے کی کیجئے ۔

گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے دعوت الی اللہ کا یہی گُر سمجھایا ہے ۔ لیڈروں سے بات کریں ۔

کچھ بڑوں کی گفتگو ہونے لگی
اور وہ بھی رُوبرُو ہونے لگی
کِھل اُٹھا چہرہ مری اُمّید کا
رُوح اس کی خوبرُو ہونے لگی

ـــــــ ابوالاقبال

○

فہمِ دینِ حق کی باتیں ہے ہمارا کام آج
جاؤ تم تھانے میں لکھوا دو ہمارا نام آج

شور و شر سے امن عالم کو تہ و بالا کرو
ہم خلوصِ دل سے دیں گے اس کو استحکام آج

کل تلک زیرِ نگیں تھے مہر و ماہ و کہکشاں
ہو گئے تم کیوں شکارِ گردشِ ایّام آج

اشرف المخلوق اور اتنی گراوٹ الاماں
زندگی کا لمحہ لمحہ بن گیا ابہام آج

چرنوبل ہے آج انساں کی ہلاکت کا ثبوت
آ گئے ہوش و خرد وحشت کے زیرِ دام آج

آدمیّت کے بدن سے خُون رِستا ہے مگر
امتیاز رنگ و نسل و دیں ہوا ہے عام آج

یُوسفِ کنعان کی تو کچھ نہ کچھ قیمت ملی
بِک رہا ہے حُسنِ یُوسف دہر میں بے دام آج

ہم بھی داؤ پر لگا دیں گے اثاثہ زیست کا
کچھ صلیبیں گاڑیئے اور دیں صلائے عام آج

کیا نسیم ان سے تصادم کی خبر ہے مستند
مچ رہا ہے اُس گلی میں کس قدر کہرام آج

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

بائیبل میں آدم کے واقعہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے "تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں اور مویشیوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا۔ نر و ناری ان کو پیدا کیا۔ اور خدا نے انہیں برکت دی اور خدا نے انہیں کہا کہ پھلو اور بڑھو۔ اور زمین کو معمور کرو۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم جسے اس نے بنایا تھا وہاں رکھا اور خداوند خدا نے کہا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے۔ میں اس کے لئے ایک ساتھی اس کی مانند بناؤں گا اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو گیا اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلہ گوشت بھر دیا۔ اور خداوند نے اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی۔ ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا اور آدم نے کہا کہ اب یہ میری ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اس سبب سے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔ (پیدائش باب ۱، ۲)

ہندوؤں نے پیدائش انسانی کی حقیقت اس طرح بیان کی ہے۔ رگ وید میں لکھا ہے۔ "کون یقیناً جانتا ہے اور کون بیان کر سکتا ہے کہ یہ کائنات کہاں سے آ پیدا ہوئی۔ اور کس طرح اس کی تخلیق ہوئی۔ کیونکہ دیوتا اس کے بعد کے ہیں۔ پھر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ کہاں سے نمودار ہوئی۔ یہ خلقت کہاں سے آ موجود ہوئی۔ اے پیارے آکاش میں جو اس کا منتظم ہے۔ وہ بھی اس کو جانتا ہے یا وہ بھی نہیں جانتا۔" (رگ وید منڈل ۱۰ شوکت ۱۲۹)۔

اس عدم علم کے اظہار کے بعد رگ وید نے خود ہی پیدائش عالم اور پیدائش انسانی کی یوں تشریح کی ہے۔ "اس یگیہ سے کہ جس میں سب نے ہون کیا وہی اور گھی پیدا ہوا اور ان حیوانوں کو پیدا کیا جو ہوا کے سہارے ہیں۔ اور جنگل اور آبادی میں رہنے والے ہیں۔

اس یگیہ سے کہ جس میں سب نے ہون کیا رچا۔ (رگ وید)، سام وید چھند (بحر) اور یجر وید پیدا ہوئے جب ویراٹ پرش کو تقسیم کیا گیا تو کتنی طرح سے اس کا خیال کیا گیا۔ کون اس کا منہ قرار دیا گیا۔ کس سے بازو، کس سے رانیں اور کس سے پاؤں اس کا منہ کیا ہے بازو کون ہیں۔ رانیں کیا ہیں اور پاؤں کون؟

براہمن اس کے منہ سے پیدا ہوا کھشتری اس کے بازو سے اور شودر اس کے پاؤں سے۔ من سے چاند پیدا ہوا۔ آنکھ سے سورج پیدا ہوا۔ منہ سے اندر اگنی اور پران سے ہوا پیدا ہوئی۔ (رگ وید منڈل نمبر ۱ سوکت ۹۰)

ہندوؤں کی ایک معتبر کتاب ہے جس کا نام برہدارنیک اپنشد ہے اور سناتنیوں اور آریوں دونوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اس میں ویدوں کے بیان کی تشریح اس طرح کی گئی ہے "اس کو (یعنی ایشور کو) تنہائی میں آنند نہ ہوا (یعنی خدا تعالیٰ نے محسوس کیا کہ وہ اکیلا آرام سے نہیں رہ سکتا) اس لئے دنیا میں اکیلے کسی کو آنند نہیں آتا۔ (تب) اس نے دوسرے ساتھی کو چاہا۔ (پھر) وہ اتنا موٹا ہوا کہ جتنے دو مرد عورت مل کر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے (آتما یا ایشور نے) اپنے موٹے جسم کے دو حصّے کئے ایک حصّہ سے تو مرد اور دوسرے سے عورت بنی (پھر) اس سے (دوسرے) انسان پیدا ہوئے"۔ اس کے آگے مخلوق بننے کی تفصیل اس طرح لکھی ہے "عورت نے دیکھا کہ اس نے (یعنی ایشور نے) مجھ کو اپنے جسم سے بنا کر مجھ سے ذمن (یعنی مواصلت) کیا ہے۔ اس لئے وہ دکھ کے مارے کہیں چھپ گئی اور گائے بن گئی۔ تب پرش نے بھی سانڈ بن کر اسی گائے سے صحبت کی تب اس سے گائے کی نسل پیدا ہوئی۔

اسی طرح وہ شرم کے مارے دوسرے حیوانات کی شکل اختیار کرتی چلی گئی۔ اور پرمیشر بھی اسی جانور کے نر کی شکل میں اس سے صحبت کرتا رہا۔ اور تمام حیوانات چرند پرند کی پیدائش ظہور میں آئی۔ (برہدارنیک اپنشد ادھیائے نمبر ۱ برہمن نمبر ۴ کھنڈ ۱ تا ۴)

منوسمرتی میں جانوروں کے بننے کا ذکر تو نہیں لیکن اس طریق پیدائش کو تسلیم کیا گیا ہے۔ (منوسمرتی ادھیائے نمبر ۱ شلوک ۳۲)

پرشن اپنشد میں لکھا ہے "پرجاپتی (ایشور) کو مخلوق کی خواہش ہوئی تو اس نے تپ کیا (ریاضت کی) اور تپ کرنے کے بعد ایک جوڑا پیدا کیا۔ رئی اور پران (مادہ اور زندگی) اس لئے کہ یہ دونوں مل کر میرے لئے مختلف قسم کی مخلوق پیدا کریں گے (پرشن اپنشد پرشن نمبر ۱ منتر ۳، ۴)۔

آئتریہ اپنشد میں لکھا ہے۔ "آغاز میں بے شک اکیلا صرف آتما (ایشور ہی تھا) اور کچھ بھی آنکھ جھپکتا ہوا نہ تھا۔ اس نے سوچا میں لوکوں (کرہ ہائے عالم) کو رچوں اس نے لوگوں (آسمان و زمین) کو بنایا۔ تب اس نے دیکھا یہ ہیں لوگ تب اس نے سوچا لوک پالوں (ان کروں میں رہنے والوں) کو بناؤں۔ تب اس نے پانیوں میں سے ہی نکال کر پرش کو بنایا۔ اس نے اسے تپایا۔ جب وہ تپ گیا تو اس (پرش) کا منہ کھلا جیسے انڈا پھٹتا ہے۔ منہ سے کلام ظاہر ہوئی کلام سے آگ۔ پھر دونوں نتھنے کھلے۔ نتھنوں سے سانس کھلا سانس سے ہوا (نکلی) دونوں آنکھیں آنکھوں سے بصارت (پیدا ہوئی) بصارت سے سورج (بنا) کان کھلے۔ کانوں سے قوت سماعت (پیدا ہوئی)۔ قوت سماعت سے اطراف بدن سے کھال ظاہر ہوئی اس سے روئیں پیدا ہوئے۔ ان روؤں سے ادویات بوٹیاں پیدا ہوئیں۔ دل کھلا۔ دل سے من (قوت فکریہ پیدا ہوئی) من سے چاند پیدا ہوا۔ ناف کھلی۔ ناف سے اپان وایو (قوت ہاضمہ) پیدا ہوئی)۔ اس سے قوت، عضو مخصوص کھلا۔ اس سے بیج نکلا۔ بیج سے پانی پیدا ہوا۔

(آئتریہ اپنشد ادھیائے ۱ کھنڈ ۱)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

شذرات

بیت المقدس کا دورہ

گذشتہ دنوں لیبیا کے کچھ باشندوں نے مقبوضہ یروشلم کا دورہ کیا۔ اگرچہ آغاز کار میں اسرائیلیوں نے انکی مزاحمت کی لیکن بعد ازاں اجازت دے دی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد حالات خراب ہوگئے اور لیبیا کے افراد کو اس دورے کی مدت کم کرنی پڑی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دورہ کرنے والے لوگ ایک نیوز کانفرنس میں دیکھے گئے۔ جہاں انہوں نے بیت المقدس کے مسلمانوں کی اسرائیل سے آزادی کا مطالبہ کیا اور اس بات نے اسرائیلیوں کو ان کے خلاف بھڑکا دیا۔ پارلیمنٹ کے دائیں بازو کے اراکین نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ ان لوگوں کو فوری طور پر واپس جانے کے لئے کہا جائے اور فوری سے یہ مطلب لیا گیا کہ چند گھنٹوں کے اندر اندر انہیں نکال دیا جائے لیبیا کے افراد نے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ دورہ ختم ہونے سے ایک روز قبل ہی واپس جا رہے ہیں فلسطینی لوگوں نے اور حزب اللہ نے ان لیبیا کے افراد کے اسرائیلی دورے کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا کیونکہ تمام عرب ریاستوں نے سوائے مصر کے اسرائیل جانے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ ان لیبیا کے افراد نے کہا کہ ہم یہاں سے ساری دنیا کے مسلمانوں کو خطاب کر رہے ہیں کہ وہ بیت المقدس کو آزاد کرانے میں تمام لوگوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بیت المقدس کو فلسطینی ریاست کا دارالحکومت بنایا جانا مقصود ہے۔ ان لیبیا کے افراد کی ترجمانی ڈاٹ ناجوری (DHWTAJOURI) کر رہے تھے۔ یہ دورہ دراصل عرب ریاستوں کے باشندوں کی اس دورے کی مخالفت کا نتیجہ تھا۔ اور اسی طرح اسرائیلی ڈپٹی وزیر خارجہ کے بیان کا بھی جس میں اسرائیل کو متنبہ کیا گیا تھا کہ لیبیا کے لیڈر محمد قذافی کو تنہا کرنے کی کوششوں میں کمی نہ کی جائے۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں لیبیا پر اقوام متحدہ نے پابندیاں لگائی ہوئی ہیں اور ان پابندیوں کو اب تیرہ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ یہ پابندیاں اس سلسلے میں لگائی گئی ہیں کہ لاکربی کے مقام پر کہا جاتا ہے کہ لیبیا کے دو افراد نے ایک ہوائی جہاز کو بم کے ذریعے تباہ کر دیا تھا۔ اور اسکے نتیجہ میں ۲۴۱ افراد مارے گئے تھے۔ فلسطین کی تنظیم آزادی نے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

محترم صاحبزادہ کرنل (ریٹائرڈ) مرزا داؤد احمد صاحب

محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب سے میرا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب میں جامعہ کا طالب علم تھا اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہمارے پرنسپل تھے۔ کرنل صاحب جب چھٹی پر آتے تو حضرت صاحب کے ارشاد پر آپ جامعہ کے لڑکوں کو پی ٹی کرواتے جس میں اصل زور ڈسپلن سکھانے پر ہوتا۔ آپ جب طلباء کو پی ٹی کرواتے وقت اٹنشن کرواتے تو پھر مجال نہیں کہ کوئی طالب علم جنبش کر سکے۔ آپکی آواز بارعب اور لہجہ خالص فوجی ہوتا۔ اور طلباء کا یہی تاثر تھا کہ آپ بڑے سخت ہیں۔ ظاہر ہے کہ سکول کے طلباء جو اس کے عادی نہ ہوں وہ اس لہجہ کو سختی پر ہی محمول کریں گے۔

آپ سے قرب کا تعلق مجھے ۱۹۶۲ء سے ہوا جب حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات پر مجھے بیت المبارک میں جلسہ میں آپکی سیرت کے بعض پہلو بیان کرنا تھے۔ خاکسار اس غرض کے لئے آپ کے بڑے فرزند صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے سوالوں کا آپ نے تفصیل سے جواب دیا۔ یہ مضمون سیرت مرزا شریف احمد صاحب میں چھپ چکا ہے۔ محترم میاں صاحب نے فرمایا کرنل داؤد سے بھی تم مل لو انہیں خاندانی حالات، مالیر کوٹلہ کے حالات کا خوب علم ہے کہ حضرت میاں شریف احمد صاحب کی شادی، مالیر کوٹلہ کے نواب خاندان میں ہوئی تھی اس وقت سے لیکر پھر تادم وفات مرزا داؤد احمد صاحب کی رفاقت میں حاضر رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خاکسار نے آپکی رفاقت سے جو تاثر لیا اسے پیش خدمت کرتا ہوں۔

کرنل صاحب کی زندگی کا مذہبی پہلو!

کرنل صاحب خوف خدا اور اس کا تقویٰ رکھنے والے انسان تھے وہ ایک اچھی مثالی صحت اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ ایک کھاتے پیتے خوشحال گھرانہ میں انہوں نے آنکھ کھولی تھی۔ لمبا عرصہ فوج کی ملازمت کی۔ ایک روز مجھے فرمانے لگے۔

مولوی صاحب! "میں نے کبھی جوانی میں بھی غیر عورت کی طرف بدنظری سے نہیں دیکھا"۔ جب سے میں نے آنکی زبان سے یہ فقرہ سنا ان کے کردار کی بلندی کا مجھے اندازہ ہوا۔ وہ عابد ذکر الٰہی کرنے والے، تہجد گزار انسان تھے۔ قرآن مجید کے مختلف قاری صاحبان کے کیسٹ رکھے تھے جو سنتے رہتے۔ جب آپکی خوشدامنہ حضرت پھوپھی جان کا وصال ہوا میں افسوس کے لئے حاضر ہوا تو کوٹھی کے لان میں کرسی پر ایک طرف بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت سن رہے تھے کہ دلوں کو سکینت ذکر الٰہی سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ میں جب بھی حاضر ہوتا کوئی علمی مسئلہ، دینی بات ہی ہوتی۔ بعض اوقات فون پر پندرہ پندرہ منٹ تک دینی یا تاریخی گفتگو اور تبادلہ خیالات ہوتا۔ رفقاء کے حالات کے متعلق دریافت فرماتے۔ کشتی نوح کے حصہ تعلیم کا بکثرت مطالعہ کرتے۔ اپنے نواسوں نواسیوں کے لئے اس کے کیسٹ تیار کروائے۔ انہیں اس کے چیدہ حصے زبانی یاد کروائے۔ جب آپ ناظر امور عامہ مقرر ہوئے تو دفتر میں کشتی نوح کے حصہ تعلیم پر مشتمل قطعات آویزاں کروائے اپنے دفتر کے کارکنان کو اکٹھا کر کے اس کا درس دیتے اور بتاتے کہ انسانی زندگی کا سب سے تابناک پہلو خوف خدا اس کا تقویٰ اس سے محبت اور اس کا ذکر ہے۔

نوکروں سے حسن سلوک

اللہ کے حقوق کے بعد حقوق العباد کی ادائیگی انسانی زندگی کا روشن پہلو ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے آدمی کے معاملہ کو دیکھا کرو۔ میں نے دیکھا کہ کرنل صاحب اپنے نوکروں کو بعض دفعہ ہسپتال بیماری کی وجہ سے بھیجتے تو مجھے فون کرتے کہ ڈاکٹر عبدالخالق کو کہہ دیں۔ انہیں اچھی طرح دیکھیں۔ ان کا سارا خرچ میں ادا کر دوں گا۔ شورکوٹ میں آپ کی زرعی زمین تھی اس پر کارندہ ایک غیر از جماعت خاندان مقرر تھا اس سے نہایت اچھا سلوک تھا۔ وہ فوت ہو گیا تو فرمانے لگے۔ میں نے اس کی بیوی بچوں کے سر پر اس علامت کے طور پر کہ میں ہر قسم کا تمہارا ذمہ دار ہوں اس کو بلا کر لوگوں کے سامنے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ بہت عرصہ کے بعد پھر میں نے ایک بار پوچھا تو بتایا کہ اس کے بچے نے جوان ہو کر اچھا نمونہ نہیں دکھلایا

ایک روز خاکسار گھر حاضر ہوا۔ بیڈ روم میں آپ تشریف فرما تھے۔ طبیعت قدرے علیل تھی۔ چائے منگوائی اس کے ساتھ کیک تھا۔ فرمایا کیک کیسا ہے۔ ایک لڑکی چائے لیکر آئی تھی فرمایا یہ بچی دعا کے لئے کہہ رہی ہے میرے دریافت کرنے پر فرمایا چھوٹی سی بچی میں نے پالی تھی۔ اب اسے اچھے اچھے ہوٹلوں سے باورچی منگوا کر کھانے پکانا سکھایا ہے۔ یہ کیک اسی نے بنایا ہے۔ اب اسے قرآن مجید کا ترجمہ سکھا رہا ہوں۔ دعا کرو اس کی ذمہ داری سے بھی فارغ ہو جاؤں۔ اسکی دینی اور دنیوی تربیت کر چکا ہوں۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ نااہلوں سے سلوک "کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ" کا مصداق ہو جاتا ہے ایک روز میں حاضر ہوا تو فرمایا وہ عربی اشعار مجھے نقل کر کے لادو جس کا کچھ کچھ حصہ آپکو یاد تھا۔ ان اشعار کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

آہ تعجب ہے اس بچے پر جسے میں نے اپنے پوروں سے لقمے کھلا کر بڑھایا۔ میں ہر روز اسے جوانمردی سکھاتا تھا۔ جب اس کی مونچھیں آئیں اس نے مجھ پر ہی جفا کی۔ میں ہر روز اسے تیراندازی کی مشق کرواتا رہا۔ جب اس کے بازوؤں میں قوت آئی اس نے مجھ پر ہی تیر چلائے۔ میں اسے شعر کہنے سکھاتا رہا جب وہ شعر کہنے کے قابل ہوا اس نے میری ہی ہجو کی۔ کیا حقیقت اس میں بیان کی ہے۔ دنیا میں کتنے احسان ناشناس ایسے بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت سے بہتر ان کے لئے والدین کا کوئی عطیہ نہیں۔ اور وہ شخص زندہ ہے جس کی اولاد اس کی نیکیوں کی وارث ہے۔

مجھے اپنی بیماری کے سلسلہ میں ایک بار کرنل صاحب کی ایک بچی کے ہاں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کی اس صاحبزادی نے مجھے بتلایا کہ بچیا میں اپنے میاں کی پریکٹس سے روزانہ حساب کر کے چندہ کی رقم علیحدہ کر دیتی ہوں اور جب محصل آئے اسے ادا کر دیتی ہوں۔ کتنے ہیں جو اس طرح خدا سے اپنا حساب صاف رکھتے ہیں اور خدا اس کا اجر اس دنیا میں بھی دیتا ہے۔ صاحبزادی نے بتلایا کہ جب میں اس گھر میں بیاہی آئی پہلے ماہ آمد آنی تھی۔ دوسرے ماہ اتنی اور اب ان کے میاں ملک کے نامور ڈاکٹروں کی صف میں کھڑے ہیں۔

اس کے علاوہ کرنل صاحب کی صاحبزادی نے جتنے روز میں ان کے گھر رہا اس طرح اس بیمار کی نگہداشت کی جس طرح کوئی اپنے عزیز کی کرتا ہے۔ کہ تادم حیات میں ان کے احسانات اور سلوک کو فراموش نہیں کر سکتا۔ اس صاحبزادی کے میاں جو خود ایک کرنل ہیں۔ کئی بار اس نابکار خادم کے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔ کم ڈاکٹروں سے ایسی شفقت دیکھنے میں آئی۔

خیر خواہی

خدا کے برگزیدہ رسولؐ کا ارشاد ہے دین خیر خواہی ہی کا نام ہے۔ دس بارہ سال پہلے کا واقعہ ہے خاکسار فیکٹری ایریا میں اپنے گھر کے سامنے باڑ کی کانٹ چھانٹ کر رہا تھا کہ کرنل صاحب کی موٹر آکر رکی میں نے تشریف آوری کا سبب دریافت کیا تو فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک متوحش خبر ملی تھی۔ میں نے سارا واقعہ عرض کیا کہ اس طرح دفتر کے مددگار کارکن نے میرے بارہ میں شکایت کی تھی جس میں گواہ کے طور پر ایک ثقہ بزرگ عالم دین کا نام لکھ دیا دفتر نے ان عالم دین سے دریافت فرمایا۔ تو انہوں نے نہ صرف اس کی تردید کی بلکہ کہا بات بالکل اس کے برعکس مولوی صاحب نے کہی تھی۔ کرنل صاحب کو اس وقت اطمینان ہوا جب متعلقہ دفتر جاکر اطمینان کر لیا۔ کتنے لوگ ہیں۔ جو دوسروں کے دکھ درد پر اس طرح مضطرب ہوتے ہیں۔

تبرکات بانی سلسلہ

کرنل صاحب کو بانی سلسلہ کے تبرکات سے بھی عشق تھا۔ ایک روز میں دولت کدہ پر حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے دکھایا کس طرح آپ نے تبرکات کی حفاظت کی ہے۔ آپ نے حضرت اقدس کا مجھے کوٹ بھی دکھایا۔ میری درخواست پر مجھے اسے پہننے کی اجازت بھی دی۔ ایک بار وزیر آباد کے ایک رفیق حضرت اقدس کے پاس حضور کی چھڑی اور صدری بھی دیکھی تھی جسے پہننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے بڑا خرچ کر کے انہیں محفوظ کیا تھا ابھی مزید خطیر رقم خرچ کر کے انہیں محفوظ کروانے کا ارادہ تھا۔

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۶۔ جون ۱۹۹۳ء

'Inspired' criticism?

The manner in which the Western media has been quick to point an accusing finger at Pakistani peace-keeping forces in Somalia is a sad reminder that even when Pakistan operates under the aegis of the United Nations, we are still seen as a nation of warmongers. At least 20 Somalis, including women and children, were reportedly killed when UN troops from Pakistan became involved in a gun battle with Somalis. The Western media has described the incident as an act of revenge following the killing of 23 Pakistanis in a clash with General Mohammed Farah Aideed's troops last week, despite statements from the United Nations that Aideed's men were using women and children as human shields to move against the troops deployed at that point. A controversy remains regarding who fired the first shots and the UN has said there is evidence that Aideed's men initiated firing from a neighbouring roof top and drew the UN troops into the fire fight.

One wonders if a controversy of this nature would have arisen had the UN troops not been Pakistani. After all, American air forces, also operating under the UN mandate, killed nine Somalis the same day in air strikes. But the blaze of publicity surrounds the Pakistani troops on the ground. Newspapers have taken pains to point out, in large headlines, the fact that the troops involved in the incident were Pakistani. Even France and Italy have voiced criticism of the incident. But US Army Lt. Colonel Kelvin McGovern openly accused Aideed of using women and children as human shields and further accused Aideed's men of mutilating Pakistani soldiers during last week's clashes.

Only a week ago, Pakistani troops were being seen as heroes, laying down their lives in a distant land for the mission of the United Nations. Today, they are being accused of indiscipline and indiscriminate killing of civilians. While last week Farah Aideed was a vicious war lord, today his statements calling for peace are being given credibility. Let no one forget who Aideed is. He is the man who led Somalia to the brink of total annihilation. His men, amongst others, forced Somalis into one of the worst famines in modern history where hundreds died of starvation every day. This man is not a hero.

Aideed wants the UN out of his country so he can once again run the portions he controls as his personal fiefdom. By targeting the Pakistanis, he hopes for a groundswell of public demands for a UN withdrawal from Somalia. There are reports that he spent several years in India, first as the Somali ambassador and later on his own after which he went to Ethiopia, where he raised funds for his private army and kept in touch with Indian officers. Given that New Delhi is so anxious to have Pakistan labelled a terrorist state, it needs no great stretch of imagination to speculate whether there is a connection between New Delhi's campaign to discredit Pakistan internationally and Aideed's diatribe against Pakistan.

Pakistani troops are doing a difficult job under trying circumstances in Somalia. They are there under the UN mandate to help restore order and save Somalia from its warlords. At this critical stage, they need public support not criticism, based on the statements of a man who has proved himself an enemy of his own people.

Pakistan must and will continue to participate in United Nations peacekeeping operations in the future. But next time round, Pakistan should consider where it is sending its troops. It is not a pleasant sight to see troops from Pakistan engaging fellow Muslims, after the Americans enjoyed the image of humanitarian saints in Mogadishu. After all, Western nations are refusing to send troops into a no-win situation in Bosnia because primarily they do not want to end up targeting their own co-religionists.

The News International, Wednesday, June 16, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل ۱۶ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریہ میں کہتا ہے کہ جس طرح پر مغربی میڈیا نے سرعت کے ساتھ صومالیہ میں پاکستانی پیس کیپنگ دستوں پر انگلیاں اٹھانی شروع کر دی ہیں یہ ایک افسوسناک بات ہے اور یاد دلاتا ہے کہ جب پاکستانی دستے اقوام متحدہ کے اہتمام کے ماتحت کام کر رہا ہے پھر بھی ہمیں ایک ایسی ہی قوم سمجھا جاتا ہے جو جنگ آزما ہے۔ کم از کم بیس صومالی جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس وقت مارے گئے جب اقوام متحدہ کے وہ فوجی دستے جن کا پاکستان سے تعلق ہے صومالیوں کے ساتھ بندوق کی لڑائی میں ملوث ہوئے جہاں تک مغربی میڈیا کا تعلق ہے اس نے اس واقعے کو ایک انتقام بتایا ہے اور یہ انتقام ان ۲۳ پاکستانیوں کا ہے جو جنرل محمد فرح آئیدید کے فوجی دستوں سے لڑتے ہوئے گذشتہ ہفتہ مارے گئے تھے۔ باوجود اس کے کہ اقوام متحدہ نے یہ بیان دیا ہے کہ آئی دید کے آدمیوں نے عورتوں اور بچوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہوئے فوجی دستوں پر حملہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں یہ بحث جاری ہے کہ پہلی گولی کس نے چلائی۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ آئی دید کے آدمیوں نے قریب کی ایک چھت سے گولیاں چلائیں اور اس طرح اقوام متحدہ کے فوجی دستوں کو لڑائی کی آگ میں گھسیٹ لیا۔

اگر یہ تنازعہ اس طرح کا ہوتا کہ اقوام متحدہ کے یہ فوجی دستے پاکستانی نہ ہوتے تو پھر کیا یہ بات اسی طرح زیر بحث آتی۔ آخر کار امریکی ہوائی دستے بھی تو اقوام متحدہ ہی کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں اور انہوں نے ۹ صومالیوں کو اسی روز فضاء سے حملہ کر کے ہلاک کر دیا تھا لیکن جہاں تک بات کو اچھالنے کا تعلق ہے وہ صرف پاکستانیوں سے وابستہ کی گئی ہے اخبارات نے بہت بڑی بڑی شہ سرخیاں شائع کی ہیں کہ جن فوجی دستوں نے صومالیوں کو مارا ہے وہ پاکستانی تھے۔ فرانس اور اٹلی نے بھی اسی واقعہ پر تنقید کی ہے لیکن امریکہ کے آرمی لیفٹیننٹ کرنل نے کھلم کھلا آئی دید پر الزام لگایا ہے کہ اس نے عورتوں اور بچوں کو انسانی ڈھال بنایا جس کے نتیجہ میں یہ واقعہ رونما ہوا۔ اور آئی دید پر اس بات کا بھی الزام لگایا ہے کہ انہوں نے پاکستانی فوجیوں کا گذشتہ ہفتے مثلہ کیا۔

آج سے صرف ایک ہفتہ پہلے پاکستانی فوجی دستوں کو ہیرو مانا جاتا تھا کہ وہ ایک دور دراز علاقے میں اقوام متحدہ کے ایک مشن کی خاطر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ اب انہیں الزام دیا جاتا ہے کہ وہ ڈسپلن قائم نہیں رکھتے۔ اور شہریوں کو بلا امتیاز ہلاک کرتے ہیں جبکہ گذشتہ ہفتہ فرح آئی دید ایک بدنام جنگی سردار تھا آج اس کے بیانات جو امن کی طرف بلانے والے ہیں۔ ان کی تعریف کی جا رہی ہے کسی شخص کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ آئی دید ہے کون۔ یہ وہ شخص ہے جس نے صومالیوں کو مکمل تباہی کے دہانے کی طرف دھکیلا اس کے آدمیوں نے دوسرے امور کے علاوہ صومالیوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ موجودہ زمانے میں ایک انتہائی قحط کی حالت میں سے گذریں جس کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے یہ شخص کسی طرح بھی ہیرو نہیں کہلا سکتا

آئی دید یہ چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ کو اپنے ملک سے نکال باہر کرے تا کہ وہ ایک دفعہ پھر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے حکومت قائم کر سکے پاکستانیوں کو نشانہ بناتے ہوئے اسے اس بات کی امید ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے اس مطالبے کو منوا لے گا کہ اقوام متحدہ اپنے فوجی دستے صومالیہ سے نکال لے۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس شخص نے کئی سال ہندوستان میں گذارے پہلے وہ صومالی سفیر تھا۔ اس کے بعد وہ نجی طور پر وہاں رہنے لگا۔ جس کے بعد وہ حبشہ چلا گیا۔ یہاں اس نے فنڈز اکٹھے کئے اور اپنی ایک نجی فوج تیار کر لی۔ اور اپنے تعلقات سے ہندوستانی حکام کے ساتھ ساز باز رکھی۔ یہ بات سامنے رکھتے ہوئے کہ نئی دہلی اس بات کے لئے بے قرار ہے کہ پاکستانیوں کو دہشت گرد گردانا جائے۔ بہت زیادہ سوچنے سمجھنے کے بغیر ہی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نئی دہلی کا اس مہم میں کوئی ہاتھ ہے یا نہیں۔ یعنی آئی دید جو کچھ پاکستانیوں کے خلاف کہہ رہا ہے اس میں ہندوستان کی بھی اسے پشت پناہی حاصل ہے،

پاکستانی فوجی دستے ایک نہایت مشکل کام کو مشکل حالات میں صومالیہ میں سرانجام دے رہے ہیں یہ دستے وہاں اقوام متحدہ کے نظام کے تحت ہیں تا کہ وہاں امن و امان قائم کیا جا سکے اور صومالیوں کو ان کے اپنے جنگی سرداروں سے بچایا جا سکے۔ اس انتہائی مشکل وقت میں انہیں عوام الناس کی حمایت کی ضرورت ہے۔ نہ کہ تنقید کی اور جبکہ تنقید کی بنیاد بھی ایک ایسا شخص ہے جو اپنے ہی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— امۃ اللہ بیگم صاحبہ

محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ

میری امی جان شریفہ بیگم صاحبہ دو سال قبل وفات پا گئیں ۔ آپ چوہدری حاکم علی صاحب سابق مینجر سندھ اسٹیٹ حال پنشنر صدر انجمن احمدیہ کی بڑی بیٹی تھیں اور والد صاحب لطیف احمد شاد انچارج احمدیہ بکڈپو احمدیہ ہال کراچی سے تقریباً چالیس سال قبل 1952ء میں رشتہ ازدواج میں آئیں ۔ لمبے عرصہ سے ذیابیطس کی مریضہ تھیں لیکن گھر کے تمام کام کاج اور (عام صحت بڑی اچھی ہونے کی وجہ سے) آخر وقت تک کرتی رہیں ۔ پاؤں میں کیل لگ جانے سے زہر باد ہو جانے سے صرف ایک ہفتہ بیمار رہ کر بے ہوشی کی حالت میں انتقال فرما گئیں ۔ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں (۔) دو سال گزر جانے کے باوجود یقین نہیں آتا کہ پیاری امی واقعی ہم کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئی ہیں بلکہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ ابھی دروازہ کھلنے پر سبزی کی ٹوکری اٹھائے گھر داخل ہو رہی ہیں ۔ بڑی بہن کی وجہ سے مجھے کوئی زیادہ گھر کا کام نہ کرنا پڑتا تھا ۔ جس کی وجہ سے اکثر مجھے کوستی رہتی تھیں کہ تم ساری عمر ماہی منڈا اپنے رہنا کام نہ سیکھنا ۔ جب کبھی کچھ کام کاج میں ہاتھ بٹاتی وہ کام دوبارہ اپنے ہاتھ سے کرتیں مثلاً خاکسارہ نے آٹا گوندھا تو غصے سے کہتیں کہ تمہیں کب آٹا گوندھنا آئے گا ۔ برتن بھی اور کپڑے دھونے کا بھی یہی حال ہوتا کہ تم تو چھٹی بھگتاتی ہو ۔ کیا معلوم تھا کہ یہ سب باتیں خدا ان کی زبان سے کس بھاری ذمہ داری اور بوجھ پڑنے کی وجہ سے ادا کرواتا رہتا تھا کیونکہ بڑی بہن کی شادی کے بعد تمام گھر کو سنبھالنے کا بوجھ مجھ ناتواں کے کندھوں پر آن پڑا ۔ (اللہ تعالیٰ مجھے اس امتحان میں کامیاب فرماوے) باوجودیکہ زیادہ پڑھی لکھی نہ تھیں لیکن کھانا پکانا اور گھر کے تمام کاموں میں کامل دسترس حاصل تھی جب کبھی بیماری یا امی کی کسی مصروفیت کی وجہ سے ہم دو بہنیں کھانا پکاتیں تو گھر کے تمام افراد پہچان جاتے کہ آج امی کے ہاتھ کا کھانا نہیں ہے ۔ لحاف ہر سال سردیوں کے خود تیار کرتیں گرم کپڑے، سویٹر وغیرہ بنانے میں کمال عبور تھا اور بڑے شوق سے پرانی بزرگ عورتوں سے اچار بنانا سیکھا ۔ چھوٹی موٹی بیماری دیسی علاج معالجہ کے لئے گھر میں ہی دوائی تیار کر لیتیں اور ہمیں ڈاکٹروں کے چکروں سے عموماً نجات ملی رہتی ۔ چالیس سالہ والد صاحب کی بیوی ہونے اور لمبی رفاقت میں ایسے لمحات بھی آئے کہ کراچی آتے وقت 1956ء میں صرف ایک بستر، گلاس اور ایک لوٹا تھا امی جان بزرگوں کی اس بات کا زندہ نمونہ تھیں کہ نیک عورت خالی گھر کو آ کر بھر دیا کرتی ہے ۔ جب وفات ہوئی تو چار کمروں کے گھر کو بھرا چھوڑ کر ایسے روانہ ہوئیں کہ جیسے پرندہ گھونسلے سے اڑ جاتا ہے ۔ سکھ کے دن اور خوشی کے مواقع دیکھنے ان کی قسمت میں نہ تھے ۔ آپ میں ایسی ایسی خوبیاں پنہاں تھیں کہ اب ان کے جانے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ بہت کم لوگوں میں خاص کر ہماری گھریلو عورتوں میں وہ چیز نہیں پائی جاتی ۔ ہر روز خود جھاڑو دینا برتن صاف کرنا کپڑے دھونا کھانا پکانا اتنا کام ہوتا کہ ہم تھک جاتے لیکن وہ کبھی ہمت نہ ہارتی ۔ جب کبھی ملازمہ یا جمعدار رکھنے کے لئے کہتے یا اجازت مانگتے تو کہتیں کہ یہ لوگ کام صحیح طور پر نہیں کرتے بس میری تسلی نہیں ہوتی اس لئے تنخواہ مخواہ ان لوگوں کو تنخواہ بھی دو اور پھر ان کے سر پر بھی کھڑے رہو ۔ ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ اتنا محبت اور عشق کی حد تک پیار تھا کہ ذرا سی بہن بھائیوں کی لڑائی کو سخت تنبیہہ کے ساتھ ختم کرا دیتیں کہ میرے بعد تم پھر اس وقت کو یاد کر کے روؤ گے ۔ واقعی ماں باپ کا سایہ خدا کی طرف سے ایک عظیم نعمت ہوتی ہے (خاص کر ماں کا وجود) ان وجودوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی برکتیں وابستہ ہوتی ہیں ۔ جو خوش قسمت لوگ اس سے فائدہ اٹھا جاتے ہیں ان کی زندگیاں واقعی کامیاب ہو جاتی ہیں اور وہ دنیا کے بہت سے دکھ درد سے محفوظ ہو جاتے ہیں ۔

پیاری امی جان کی عادت بڑی سادہ اور صاف شفاف آئینہ کی طرح تھی ۔ قیمتی لباس اور زیوروں سے نفرت تھی بس صاف ستھرا اور سستا کپڑا زیب تن کرتیں ۔ بعض دفعہ لنڈا کے کپڑے لے کر آتیں تو پتہ بھی نہ چلتا کہ نئے ہیں یا پرانے (اپنے ہاتھ سے درست کر کے اور ٹھیک ٹھاک کتر کتر کر سلائی مشین سے ہمارے لباس تیار ہو جاتے ۔ میں سوچتی ہوں کہ یہ چیز میں اب کون ہمیں بتائے گا اور پھر ان کو ظاہری شان و شوکت سے سخت نفرت تھی ۔ بڑے بڑے لوگوں اور ان کی دولت سے ذرا مرعوب نہ ہوتیں بلکہ اپنی حکمت عملی سے اور سادگی سے وہ تمام ضرورتوں کو پورا بھی کرتیں اور کچھ نہ کچھ پس انداز بھی کرتی رہیں وفات کے بعد وصیت کے دفتر میں فارم بھرتے وقت بڑے بھائی نے بتایا کہ امی جان نے ان کے پاس مبلغ دس ہزار روپے نقد رکھوائے ہوئے تھے جس کا 1/10 حصہ ادا کرنا ہے ورنہ پہلے انہوں نے کچھ اس کے متعلق کسی سے ذکر تک نہ کیا تھا اور چپکے چپکے کسی تنگی کے وقت یا ضرورت کے لئے بچا رکھا تھا ۔ کھانے کی بھی خود شوقین نہ تھیں لیکن کھلا کر بڑا خوش ہوتیں ہر بچے کی پسند ناپسند کا خیال رہتا اور خود آخر میں جو کچھ بچ جاتا کھا لیتیں اور کبھی کبھی تو صرف اچار روٹی پر رکھ کر گذارہ کر لیتیں اور کوئی چیز ضائع نہ ہونے دیتیں ۔ غریبوں اور مستحق لوگوں کی مدد بڑے ہی رازدارانہ اور چپکے سے کرتی رہتیں اور نمود و نمائش سے دور رہتیں ۔ ان کی وفات کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ کس کس جگہ اور کتنے ہی گھرانے ان کی ذات سے فیضیاب ہو رہے تھے جن کی اب مدد کرنا ہمارے لئے بھی آزمائش ہے ۔ رشتہ وغیرہ کے معاملات میں بھی بالکل صاف گو اور بغیر لگی لپٹی بات کرتیں اکثر گھرانوں سے اس لئے بات آگے نہ بڑھ سکی کہ انہوں نے فضول مطالبات اور ناجائز باتوں کا تذکرہ چھیڑا جو ان کو پسند نہ تھا ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا اور رسول کریمؐ اور بزرگوں کا اسوہ حسنہ مدنظر رہتا اور کوئی دوسری بات اس کے مقابلہ میں ان کو مدنظر نہ تھی ۔

بچوں کی شفقت کا ایک درد انگیز واقعہ میرا بھائی کبھی نہ بھلا سکے گا ۔ جب ہسپتال میں نیم غشی کی حالت میں اس کے سر پر کپڑا اوڑھانے کی کوشش کر رہی تھی اور نیند کی وجہ سے وہ اپنا سر ان کے پلنگ پر رکھ کر سو گیا تھا حالانکہ وہ خود اس وقت زندگی کے آخری لمحات میں تھیں ۔

ہر سال ہم سب کو جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے روانہ کرتیں اور خود گھر کی حفاظت کے لئے اکیلے رہ جاتیں ۔ فرمایا کرتیں ہم نے اپنا وقت سلسلہ میں رہ کر بہت کچھ دیکھ لیا ہے اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنی نیک راہوں پر چلائے اور سلسلہ کی محبت پیدا فرمائے ۔ سلسلہ کیلئے بھی بڑی غیرت اور محبت دل میں رکھتیں اور بڑی بڑی آزمائش اور امتحان کے وقت بھی عقیدہ کے اظہار میں تو پوشیدہ بات رکھتیں ۔ ایک دفعہ کراچی میں لسانی فسادات کے وقت ایک زخمی شخص گھر میں بھاگ کر پناہ لینے آ گیا ۔ آپ نے بڑی جرأت اور بہادری اور حوصلہ کے ساتھ اسے پانی پلایا اور بچوں کو کہا کہ اس کو کسی محفوظ جگہ پر پہنچا آؤ اور حکام کو اطلاع دو ۔ ورنہ ایسے موقع پر خود اپنی جان کو خطرات لاحق ہو جایا کرتے ہیں ۔ ایسے موقعہ پر اکثر وہ کوئی نہ کوئی سامان حفاظت کا بندوبست کر لیتی تھیں کہ دوسروں میں بھی حوصلہ اور ہمت پیدا کرنے کا موجب بنتیں ۔

اللہ تعالیٰ میری امی جان کو جنت میں اعلیٰ درجات سے نوازے اور ہم سب بہن بھائیوں کو خادم دین اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے (ـ)

آخر میں تمام بزرگوں اور بہن بھائیوں سے بھی دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنا فضل کا سایہ ہمارے سروں پر رکھے ۔

بقیہ: صد ۳

لیبیا کے ان افراد کی جنہوں نے دورہ کیا اسلئے مذمت کی کہ وہ قبل از وقت وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات بہتر ہو جائیں تو پھر اس علاقے میں جایا جائے ۔

ایک اور اسلامی تنظیم جو اپنے آپ کو مزاحمتی تحریک کہتی ہے نے کہا کہ ان لوگوں نے مسلمانوں کے سینوں میں چھرا گھونپ دیا ہے ۔

مصر سے 200 لیبین گذشتہ روز آئے تھے ۔ اور یہ غازہ پٹی سے ہوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو کے مقبوضہ یروشلم بیت المقدس میں پہنچ گئے ۔ انہوں نے کہا کہ وہ دراصل مقدس مقامات کی زیارت کے لئے آئے ہیں ۔ سیاست اس دورے کی بنیاد نہیں ہے ۔ لیکن وہاں پہنچنے کے بعد ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر انہوں نے ایک بیان جاری کیا جو سراسر سیاسی سمجھا جاتا ہے ۔ بہرحال اس دورے کی عمومی رنگ میں ہر طور سے مذمت کی گئی ہے ۔

بقیہ : صفحہ ۴

آپ محبت اور بے تکلفی سے دل کی بات اس نابکار کیساتھ کر لیتے ۔ جس میں ہمیشہ کوئی میرے لئے سبق ہوتا ۔ اور پھر بار بار آنے کے لئے فرماتے ۔

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے ان کی سب نیکیوں کا علم ہے ۔ لیکن یہ میں پوری بصیرت سے کہتا ہوں کہ میں نے ان کے جن اوصاف کا ذکر کیا ہے ان کے پس منظر میں ایک وسیع مضمون ہے ۔ جب آپ بیمار ہوئے جس بیماری سے آپ جانبر نہ ہو سکے ۔ ہسپتال میں داخل ہوئے تو میں ہر روز ان کی خدمت میں موتیے کے پھول نذر کرتا ۔ ایک روز دل کڑا کر کے حاضر ہوا ۔ آپکی چارپائی کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرتا رہا ۔ پھر آپ کے ہاتھ کو تھام کر اس پر بوسہ دیا ۔ آپ کے عزیز داماد کرنل مسعود الحسن صاحب نوری سے آپکی بیماری کے متعلق دریافت کیا سات کو جمعہ تھا میرے پاس کوئی آدمی نہ تھا جس کے ہاتھ پھول بھجواتا ۔ ہفتہ آٹھ مئی کو مالی کو پھول بھجوانے کے لئے بلوایا تو اس نے خبر دی ۔ کرنل صاحب خدا کو کل پیارے ہو گئے تھے ۔ الفاظ کے یہ چند پھول انکی نذر ہیں ۔

آہ ! اب وہ محسن ، ہمدرد ، بہی خواہ غیرت مند ، امامت کا شیدائی ، پاکباز وجود اس دنیا سے رخصت ہو کر منوں پاک مٹی کے نیچے ابدی نیند سو رہا ہے ۔ خدا اس کی روح پر اپنی بیشمار رحمتیں نازل فرمائے ۔ اب اس دنیا میں ان سے ملاقات ہو گی ۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان پر اپنے بے پایاں فضل نازل فرمائے ۔ وہ خدا کو پیارے ہوئے اور ہم سب نے وہیں جانا ہے

بقیہ : صفحہ ۵

لوگوں کا دشمن ثابت ہو چکا ہے پاکستان کو چاہیئے کہ وہ اقوام متحدہ کی قیام امن کی کوششوں میں ساتھ دیتا رہے اور وہ ایسا ہی کرے گا لیکن جب پھر ایسا موقع آئے تو پاکستان کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے فوجی دستے کس جگہ بھیج رہا ہے ۔ یہ بات کوئی اچھا منظر پیش نہیں کرتی کہ پاکستانی فوجیں اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف لڑ رہی ہیں جبکہ امریکیوں نے اس معاملے میں اپنا یہ تاثر پیدا کر لیا ہے کہ موگا دیشو میں انہوں نے انسانی ہمدردی کے نکتے سے کچھ کیا ہے ۔ آخرکار جہاں تک مغربی قوموں کا تعلق ہے وہ اپنے فوجی دستے بوسنیا میں جہاں جتنا مشکل ہے بھیجنے سے کیوں انکار کر رہے ہیں بنیادی طور پر اس لئے کہ وہ اپنے ہی ہم مذہب لوگوں کو ہدف بنانے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

مسعود احمد ابن محمود احمد
چک ۱۷۲ ضلع لیہ

حمامہ ثمر بنت مبارک احمد
حیدر آباد

محمد وانیال ابن محمد سعید خالد
مربی ۔ ربوہ

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

نعمان ناصر ابن محمد صادق ناصر
جرمنی

افرح عمران لغاری بنت صلاح الدین عمران لغاری ۔ سرگودھا

مہوش مسعود بنت محمد مسعود
حیدر آباد

رابعہ نثار بنت نثار احمد بسرا
حیدر آباد

عمیر احمد ابن مبارک احمد
حیدر آباد

عمیر جہانگیر ابن منیر احمد
حیدر آباد

لبنیٰ انعم بنت منیر احمد
حیدر آباد

مباہل احمد ابن منصور احمد
حیدر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۳ جون۔ گرمی کی شدت عروج پر ہے۔ رات بھر بھی شدید گرمی رہی۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران سیکرٹری پنجاب اسمبلی کو جمعرات کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔ گمشدہ سیکرٹری چوہدری حبیب اللہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہیں رضاکارانہ طور پر جمعرات کی صبح ۱۱ بجے ہائیکورٹ میں پیش ہو جائیں۔ عدالت انکی حفاظت کے تمام اقدامات کرے گی۔ وہ چاہیں تو ہائیکورٹ کے چیف جسٹس یا فل بنچ کے کسی بھی رکن عدالت کے رجسٹرار، راولپنڈی بنچ کے ایڈیشنل رجسٹرار یا ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اسلام آباد کو ٹیلی فون پر اپنے بارے میں آگاہ کر دیں۔ فاضل عدالت نے سیکرٹری وزارت داخلہ، چیف کمشنر اسلام آباد، قائمقام چیف سیکرٹری پنجاب، آئی جی پنجاب، آئی جی اسلام آباد کو بھی ضروری انتظامات کی ہدایت کی ہے۔ اخبارات میں عدالت کی طرف سے اشتہارات شائع کئے گئے ہیں اور ٹیلی ویژن کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس خبر کو بار بار نشر کیا جائے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ سیاست دانوں کے پاس وقت اب کم رہ گیا ہے۔ فوج کے سربراہ پر بہت دباؤ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار تین ہاتھوں میں نہیں ایک ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ جنرل ضیاء نے آئین کا حلیہ بگاڑ کر اقتدار کا توازن خراب کر دیا تھا۔ انہوں نے سنگین سیاسی بحران سے نکلنے کا ایک ہی حل تجویز کیا کہ فوراً عبوری حکومت قائم کر کے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کروائے جائیں۔

○ تاجکستان کی فوج نے افغانستان پر شدید گولہ باری کی ہے۔ متعدد لوگ ہلاک ہوئے۔ ریڈیو کابل نے بتایا ہے کہ گولہ باری ان فوجیوں نے کی جن کا تعلق خود مختار ملکوں کی دولت مشترکہ سے ہے۔ تاجکستان افغان چھاپہ ماروں پر الزام عائد کرتا رہا ہے کہ وہ مسلمان تاجک باغیوں کی مدد کرتے ہیں۔

○ عراق نے کہا ہے کہ اگر اس پر سے اقتصادی پابندیاں ختم کر دی جائیں تو میزائیلوں کی آزمائش کے مقامات پر کیمرے نصب کرنے کی اجازت دے دیں گے۔

○ یورپی برادری نے بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی پابندی اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اگر اسلام آباد نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو حالات سنگین ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی اراکین کو آزاد کیا گیا وہ ہمارے ساتھ ہوں گے۔

○ سیکرٹری پنجاب اسمبلی چوہدری حبیب اللہ کے اغوا کیس میں سابق وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں سمیت ۲۱ اراکین اسمبلی کے بلا ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔ پولیس نے مقدمے کا چالان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔

○ قانون شہادت میں شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف وفاقی حکومت کی اپیل سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ نے مسترد کر دی ہے۔ اور حکومت کو ہدایت کی ہے کہ اگست ۱۹۹۳ء تک قانون شہادت میں ضروری ترامیم کی جائیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے بھائی میر مرتضیٰ بھٹو کو وطن واپس لانے کی کوشش کی جا رہی ہے خیال ہے کہ وہ دسمبر تک وطن آئیں گے۔

○ پاک فوج کے دو ڈویژن جھنگ، شورکوٹ، چنیوٹ اور گڑھ مہاراجہ پہنچ گئے ہیں۔ اس کا مقصد محرم کے دنوں میں امن و امان بحال رکھنا ہے۔

○ مہاجر قومی موومنٹ کے قائد مسٹر الطاف حسین کے ساتھ وزیر اعظم میاں نواز شریف نے ٹیلی فون پر ایک گھنٹے تک بات چیت کی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ صدر غلام اسحٰق کے ساتھ میرا کوئی عناد نہیں میں اب بھی ان کی عزت کرتا ہوں۔ وفاقی کابینہ نے صدر اور وزیر اعظم سے ملاقات کی حمایت کر دی ہے۔

○ مسٹر پرویز الٰہی سمیت ۱۲۸ اراکین پنجاب اسمبلی کی عبوری ضمانت ہائیکورٹ نے منظور کر لی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے پانچ اراکین نے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب کو نوٹس دیا ہے کہ اسلام آباد کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں سو سے زیادہ اراکین پنجاب اسمبلی کو نظر بند کیا گیا ہے۔ یہ صورت حال عوام میں تشویش کا باعث بن رہی ہے۔ وزیر داخلہ اس بارے میں اسمبلی میں بیان دیں۔

کوٹھی پلاٹس اور دکانیں برائے فروخت

۱۔ ایک عدد کوٹھی رقبہ دس مرلہ واقع ناصر آباد۔ اٹیچ باتھ روم۔
۲۔ پلاٹس دس دس مرلہ واقع ناصر آباد۔
۳۔ ۵ عدد دکانیں واقع رحمت بازار

فروخت کیلئے موجود ہیں

رابطہ: کوٹھی نمبر ۱۱۰ ناصر آباد۔ ربوہ

خدام کیلئے سنہری موقع

ہمیں اپنی فیکٹری میں درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے
۱۔ آفس کلرک۔ تعلیم کم از کم میٹرک عمر ۲۵ تا ۳۵ سال۔ ۲۔ گھریلو کام کیلئے ملازم عمر ۳۵ تا ۵۰ سال۔ ۳۔ ربڑ کا کام سیکھنے والے لڑکے دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا رہائش فری ہوگی۔

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۲۷۴۷۴۷ - ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۰۹۳۶

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش، گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آسکتا ہے
ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش:۔ کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گول بازار ربوہ
فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

خوشخبری گروپ ٹریول

لندن جانے والے دوستوں کیلئے۔ کراچی سے لندن سے کراچی
کا ارزاں ترین ٹکٹ حاصل کرنے کا بہترین موقعہ۔ ۱۰ جولائی تک بکنگ کروائیں
ان دوستوں کیلئے ۲ دن کا لندن سٹی ٹور مفت کروایا جائے گا
آپ کی خدمت۔ ہمارا نصب العین
تفصیلات اور رابطہ کیلئے:۔ لطیف الرحمان
رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
کمرہ نمبر 14-7-6 ہوٹل مڈ ایسٹ داؤد پوتا روڈ۔ کراچی کینٹ سٹیشن
فون ۵۲۲۳۰۱ ۵۶۸۱۹۲ ۵۱۵۱۶۱ ۵۲۲۶۵۱ ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۹۶۲۴

IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

پتہ